جامع مولانا عبدالرشید بھلین شریف

اِصلاح و تزکیۂ نفس
مشائخ واکابر امّت کے ملفوظات

★ فرائض عبودیت کی بجا آوری کا جو کام انسان کے ذمے ہے وہ کسی اور مخلوق کے ذمے نہیں ہے۔ لہذا محض رسمی طاعات اور ریا دتی عبادت سے کام نہ بن سکے گا۔ بندگی کے لئے کمر ہمت مضبوط باندھیں۔ نیز بات چیت اور کھانے پینے میں بہت زیادہ احتیاط درکار ہے (مولانا سعد الدینؒ)

★ حضرات خواجگان نقشبندیہ قدس اروا حہم کے طریقہ میں ایک بہت بڑا بنیادی اصول "ہوش در دم" کا ہے۔ یہ حضرات ایک سانس بھی غفلت میں گذارنے کو بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ ان کا اس بارے میں معاملہ اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ بعض حضرات غفلت کو کفر شمار کرتے ہیں۔ ان کے اس قول کی تائید حضرت عطارؒ کے اس شعر سے حاصل ہوتی ہے۔

ہر آں کو غافل از حق یک زماں است
دراں دم کافر است اما نہاں است
اگر آں غافلے پیوستہ بودے
در اسلام بروئے بستہ بودے

یعنی اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی یاد سے کسی وقت غافل ہوتا ہے تو وہ اس وقت کافر ہوتا ہے۔ مگر وہ پوشیدہ کافر ہے۔ اگر حق تعالیٰ سے اس کی غفلت لگاتار ہو گی تو اس پر اسلام کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ (ایضاً)

★ بعض لوگ سستی کی وجہ سے یوں کہتے ہیں کہ دینی کام "کل" کریں گا۔ اس طرح اسے ٹال دیتے ہیں۔ مگر وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ ان کا آج کا دن بھی تو گذشتہ کل کا دن ہے۔ بتاؤ آج کونسا کام کیا ہے؟

مکن در کار نہہار تاخیر — کہ در تاخیر آفتہا است جاں سوز
نہ کُند بہانے طبع جبلت آموز — قیاس امروز گیر از حال دیروز

یعنی کام کرنے میں دیر ہرگز نہ کرو۔ کیونکہ دیر میں جان سوز آفتیں ہیں۔ طبیعت کی کم فہمی کی وجہ سے کام کو کل پہ ٹالنے کے بہانے تلاش کرنے والے آج کا قیاس گذشتہ دن پر کر۔ (مولانا شمس الدین رومیؒ)

★ زندگی کی فرصت کو بہت غنیمت جاننا چاہیئے۔ اور وہ اعمال صالحہ بجا لانے چاہیئں جو نجات اخروی کا سبب بنیں۔ (سید امیر کلالؒ)

★ جاننا چاہیے کہ "تصوف" کا مطلب یہ ہے کہ (اول) دل کو غیر اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ کیا جائے۔ اور (دوم) بدن کو خدا تعالیٰ کے فرضوں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے آراستہ کیا جائے (ایضاً)

★ حق پرست اہل تصوف وہ ہیں جو سنت مطہرہ کی متابعت کرتے ہیں۔ یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور اللہ تعالیٰ کے فرضوں کو وقت پر ادا کرتے ہیں۔ اور "شعر و سماع" سے پرہیز کرتے ہیں اور مشاہدہ بازی (غیر محرم عورتوں اور امرد لڑکوں کے دیکھنے سے احتراز کرتے ہیں۔ اور حرام لقمہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں یعنی ان کی خدمت کرتے ہیں۔ اور اپنا بوجھ کسی پر نہیں ڈالتے اور مسلمانوں پر رحم کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ محبت اور نرمی سے پیش آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے رہتے ہیں۔ اور کسی کی غیبت نہیں کرتے اور دنیا کی آرائش و آسائش کا سہارا نہیں لیتے اور اس کے ساتھ دل نہیں لگاتے۔ حضرات صحابہ کرامؓ اور وہ نیک اور صالح حضرات جو حضرات صحابہ کرامؓ کے پیرو ہیں۔ ان کی سیرت کو اپناتے ہیں اور گذشتہ بزرگوں کا انکار نہیں کرتے۔ اور بدعتیوں کی متابعت نہیں کرتے۔ اور اہلسنت والجماعت کا فرقہ، جو حق پر ہے اس کی دوستی دل سے ہرگز نہیں نکالتے۔ کیونکہ ان سب حضرات کی دوستی اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

(الحجرات آیت ۳)

ترجمہ:- یہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں کو پرہیزگاری کے لئے جانچ لیا ہے۔ ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے جب تم اہلسنت والجماعت کے حال سے مطلع ہو گئے ہو تو تمہیں ان کی متابعت کرنی چاہیئے۔ اور ان کی صحبت میں رہنا چاہیے۔ اور بدعتیوں کے سب فرقے گمراہ ہیں۔ ان کی صحبت اختیار نہ کرنی چاہیے۔ تاکہ آخرت میں پشیمانی نہ اٹھانی پڑے۔ (ایضاً)

★ روزی حاصل کرنے کے لئے کوئی جائز کسب اختیار کریں اور روزی حلال کسب سے "عفاف و کفاف" (پرہیزگاری سے بقدر ضرورت) کے طریقہ سے حاصل کریں۔ اور "لاف و اسراف" کے لئے حاصل نہ کریں۔ اس حلال روزی میں سے

اول اپنے گھر والوں پر شریعت کے مطابق خرچ کریں۔ اسراف ہرگز نہ کریں۔ اور بخل سے بھی کام نہ لیں۔ بلکہ میانہ روی اختیار کریں کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا

بھلے کام وہ ہیں جن میں میانہ روی ہو۔ اور حلال وجہ سے کھائیں۔ (ایضاً)

★ اے دوستو! ہر وقت تم اس بات کے منتظر رہو کہ نماز کا وقت کب ہوگا۔ تاکہ اس کے ادا کرنے میں مشغول ہو جاؤ اور طہارت و وضو کو نماز کے وقت سے پہلے ہی کر لو تاکہ نماز کا وقت آنے پر کوئی تقصیر نہ ہو جائے۔ نماز خشوع و حضور قلب سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ اور نماز کے وقت کسی دوسرے کام میں مشغول نہ ہوں۔ کیونکہ یہ مثل مشہور ہے ؎

وَعَجِّلُوْا بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْفَوْتِ وَعَجِّلُوْا بِالتَّوْبَۃِ قَبْلَ الْمَوْتِ

اور نماز کے پڑھنے میں جلدی کرو، اس سے قبل کہ وہ فوت ہو جائے اور توبہ میں جلدی کرو اس سے قبل کہ موت آجائے۔ اور ہر وقت توبہ میں مشغول رہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ

گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ ہی نہیں۔ (ایضاً)

★ طمع و مزہ کو خلق سے منقطع کریں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس پر قانع رہیں۔ کیونکہ طمع کرنے والا ہمیشہ غمگین اور قناعت کرنے والا ہمیشہ خوش رہتا ہے۔ (ایضاً)

★ اگر کوئی شخص تمہاری تعظیم نہ کرے تو اس کا خیال کبھی بھی دل میں نہ لائیں کہ فلاں شخص نے میری تعظیم نہیں کی اور ایسی بات کبھی بھی زبان پر نہ لائیں۔ اگر کوئی شخص تمہاری تعظیم کرے اور یہ بات تمہیں اچھی لگے تو اس بات کو بھی کبھی خیال میں نہ لائیں۔ اور یہ سمجھ کر کہ میں لوگوں میں پیارا ہوں۔ اور وہ مجھے عزیز سمجھتے ہیں، مغرور نہ بن جائیں (ایضاً)

★ کسی شخص کی ظلم و گناہ میں دلالت نہ کریں۔

★ اپنے خاندان والوں کے ساتھ خوش خلق رہیں اگر وہ سختی کریں تو تمہیں اپنی زبان نہ کھولنی چاہیئے۔

★ عالموں کی صحبت اختیار کریں (تاکہ عمل کی توفیق حاصل ہو) اور یاد رکھیں کہ جس علم پر عمل نہ کیا جائے وہ شیطان کا رومال ہے۔ علم اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اس پر عمل کیا جائے گا تو وہ بہت ہو جائے گا۔ (ایضاً ص۲)

★ ایمان سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور "موت" سے بہتر کوئی عبرت نہیں۔ (ایضاً)

★ اگر آپ چاہتے ہیں (اور ایسا چاہئے بھی) کہ آپ کا کام صحیح ہو تو آپ کو چاہئے کہ ایک قدم، بلکہ ایک سانس بھر بھی کبھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان نہ بنیں۔ اور ایک قدم بھی شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر نہ رکھیں۔ اور

ترک ہوا کریں۔ اور اپنی مرضی چھوڑ دیں۔ اور رضائے حق تعالی طلب کریں۔ تاکہ آخرت کی دولت تمہیں حاصل ہو جائے

چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ (النّٰزعٰت آیت ۴۰-۴۱)

ترجمہ: اور لیکن جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا۔ اور اس نے اپنے نفس کو بری خواہش سے روکا سو بے شک اس کا ٹھکانا بہشت ہی ہے۔ (ایضاً)

★ دوستو! اس شخص سے ڈرو جو اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اور اس شخص سے نہ ڈرو جو اللہ تعالی سے نہیں ڈرتا جو شخص اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اسے رنج نہ پہنچاؤ۔ تاکہ اس کی بددعا سے تم کو رنج نہ پہنچے۔ (ایضاً)

★ بزرگوں کا ارشاد ہے کہ جو شخص حرام کا ایک لقمہ کھاتا ہے چالیس دن تک اس کی عبادت "حجاب" میں رہتی ہے۔ اور ہر وہ لباس جس میں ایک دھاگا حرام کا ہو اس کو پہننے سے تب تک طاعت قبول نہیں ہوتی جب تک وہ دھاگا اس کے لباس میں موجود رہے۔ لہذا جب تک لقمہ اور لباس کو پاک و حلال نہ رکھو گے تب تک تمہاری نماز، روزہ اور جہاد قبول نہ ہوں گے۔ (ایضاً)

★ ہر حال میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بجا لاتے رہیں اور ہمیشہ غیر شرعی باتوں اور بدعتوں کے انکار کرنے والے بنیں اور اس آیت پر غور کریں کہ کل قیامت کے دن کیا معاملہ در پیش ہوگا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (التحریم۔ آیت ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ایک دن ہوا چل رہی تھی اور حضرت عبدالعلام مختصر لباس میں کھڑے تھے اور ان کی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ اے شیخ آپ کو پسینہ کس وجہ سے آرہا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ایک دن اسی جگہ پر شریعت کی منع کردہ بات کی جارہی تھی۔ اور مجھ میں طاقت تھی کہ شریعت کے خلاف بات کرنے والوں کو منع کروں۔ مگر میں نے ان کو نہ روکا۔ اب میری پریشانی کی وجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن اس گناہ سے کیسے نجات حاصل کروں گا۔ اور اس دن بچنے کی کیا تدبیر کروں گا؟

اب آپ اپنے آپ کو جانچیں کہ اپنی ذات کو اور دوسروں کو کس قدر امر بالمعروف اور نہی منکر کی ہدایت کرتے ہیں۔ (ایضاً ص ۵۵)